بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | یکم جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۲۸ وفا ۱۳۴۷ ہش ۲۸ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۶۹

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۷ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن گزشتہ مئی میں نقرس کے شدید حملہ کے بعد گردے متاثر ہونے کے باعث اس وقت سے ہی ضعف کی تکلیف چلی آرہی ہے۔ جس میں بفضلہ تعالےٰ بتدریج افاقہ ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

—• ربوہ ۲۷ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی تکلیف کے باعث دو تین روز سے پھر زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

—• ربوہ ۲۷ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے پہلے تو کسی قدر تفصیل سے اپنی صحت کی کیفیت بیان فرمانے کے بعد احباب کو اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی پھر حضور نے احباب جماعت کو یہ یاد دلایا کہ موجودہ سال جو یکم وفا سے شروع ہوا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کا تیسرا اور آخری سال ہے۔ حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنے وعدہ جات کی بقیہ رقوم لازمی طور پر اس سال کے دوران ادا کر دیں۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ موجودہ سال کے اختتام پر فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ جات کی وصولی بند کر دی جائے گی۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ وہ بہرطور اس آخری سال میں اپنے اپنے وعدوں کی بقیہ رقوم کی ادائیگی کر دیں کوئی ایک دوست بھی ایسا نہ رہنا چاہیئے جس نے یہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنے وعدے کی پوری کی پوری رقم ادا نہ کر دی ہو۔ حضور نے عہدہ داران جماعت کو بھی توجہ دلائی کہ وہ پوری کوشش کر کے اس سال کے اندر اندر ہر صورت میں فاؤنڈیشن کی وصولی کی مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں۔

—• ربوہ ۲۷ وفا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل بعد نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہو کر فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے ان طلباء کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ جو گزشتہ روز وقت زیادہ ہو جانے کے باعث ملاقات نہیں کر سکے تھے چنانچہ کل سرگودھا اور لاہور ڈویژن نیز ربوہ کے طلباء نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے از راہِ شفقت ہر طالب علم کو معانقہ کا شرف عطا فرمانے کے بعد اس سے گفتگو بھی فرمائی۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیا ہے

"اصلاحِ نفس کی ایک راہ اللہ تعالےٰ نے یہ بتائی ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ یعنی جو لوگ قولی فعلی۔ عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ یعنے اے ایمان والو تقوے اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اُس سے کہنا چاہیئے کہ ہاں تُو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ مَیں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئیگا کہ وہ ضرور پئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ اللہ تعالےٰ نے اصلاحِ نفس کے لئے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیا ہے جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا۔ لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صلح حدیبیہ کی ہے تو صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کا موقعہ ملا اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو ان میں سے صدہا مسلمان ہو گئے۔ جب تک انہوں نے آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی باتیں نہ سنی تھیں۔ ان میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپؐ کے حُسن و جمال پر ان کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا دوسرے لوگ کذّاب کہتے تھے (معاذ اللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور ان فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپؐ لے کر آئے تھے اس لئے کہ دُور تھے لیکن جب وہ حجاب اٹھ گیا اور پاس آکر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ وفا ۱۳۴۷ ہش

انسانی زندگی کے حصول کے وسائل

۳

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی روشنی میں بتایا ہے۔ کہ انسانی زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالےٰ کی معرفت ہے اور آج دنیا میں جو فسادات دیکھتے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ دنیا نے زندگی کے بنیادی مقصد کو نظر انداز کرکے چھوٹے چھوٹے مقاصد اپنا لئے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کے ثبوت میں کہ انسانی زندگی کا حقیقی مقصد معرفتِ الٰہیہ اس بات کو پیش کیا ہے کہ انسان میں معرفتِ الٰہیہ کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔ کسی چیز کے متعلق صلاحیت کا پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انسان اس کو حاصل کرسکتا ہے۔ چونکہ انسان میں معرفت الٰہیہ کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس لئے معرفتِ الٰہیہ قابل حصول ہے اور چونکہ زندگی کا وسیع ترین مقصد معرفتِ الٰہیہ ہی ہے۔ اس لئے معرفتِ الٰہیہ حاصل ہوجانے تو زندگی کا معمہ حل ہوجاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان وسائل کی بھی نشاندہی کی ہے۔ جو معرفت الٰہیہ کے حصول کے لئے ضروری ہیں ان میں سے پہلا وسیلہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان پیدا کیا جائے۔ دوسرا وسیلہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"دوسرا وسیلہ خدا تعالےٰ کے اُس حسن وجمال پر اطلاع پانا ہے۔ جو باعتبار کمالِ تام کے اس میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ حُسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے تو حسن باری تعالےٰ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہیں جیسا کہ قرآن شریف نے فرمایا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

یعنی خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجتمند ہیں۔ ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے وہ کل چیزوں کے لئے مبداءِ فیض ہے اور آپ کسی سے فیض یاب نہیں۔ وہ نہ کسی کا باپ، اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کرکے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کا مرغوب ہے نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۶۱/۱۶۲)

تیسرا وسیلہ حسب ذیل ہے۔

"تیسرا وسیلہ جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے دوسرے درجہ کا زینہ ہے۔ خدا تعالےٰ کے احسان پر اطلاع پانا ہے۔ کیونکہ محبت کی محرک دو ہی چیزیں ہیں حُسن یا احسان۔ اور خدا تعالےٰ کی احسانی صفات کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں پایا جاتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

کیونکہ ظاہر ہے کہ احسان کامل اس میں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو محض نابود سے پیدا کرے اور پھر ہمیشہ اس کی ربوبیت ان کے شاملِ حال ہو اور وہی ہر ایک چیز کا آپ سہارا ہو اور اس کی قسم قسم کی رحمتیں اس کے بندوں کے لئے ظہور میں آئی ہوں اور اس کا احسان بے انتہا ہو جس کا کوئی شمار نہ کرسکے۔ سو ایسے احسانوں کو خدا تعالےٰ نے بار بار جتلایا ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

یعنی اگر خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز نہ گن سکو گے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۶۲/۱۶۳)

"چوتھا وسیلہ خدا تعالےٰ نے اصل مقصود کو پانے کے لئے دعا کو ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

یعنی تم دعا کرو میں قبول کروں گا اور بار بار دعا کے لئے رغبت دلائی ہے تا انسان اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کی طاقت سے پاوے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۶۳)

"پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے لئے خدا تعالےٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی اپنا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔

یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے۔ وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں۔ ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۶۳/۱۶۴)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اسلام میں گناہ اور عبادات کا فلسفہ

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

اسلام نے بنی نوع انسان کو مختلف قسم کی بدیوں سے روکا ہے اور قرآن کریم اور احادیث میں اس کی تفصیل موجود ہے مگر سوال یہ ہے کہ گناہ کیوں پیدا ہوتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس نے یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ بدی کے کچھ دروازے ہوتے ہیں پہلے ان دروازوں کو بند کرو پھر تم اس بدی پر غالب آسکوگے۔ مسیح ناصری کہتے ہیں کہ کسی عورت کی طرف بدنیتی سے نگاہ مت ڈال۔ سوال یہ ہے کہ بدنیتی تو اسی لئے پیدا ہوتی ہے کہ انسان کسی ایسی عورت کی طرف دیکھتا ہے جو خوبصورت ہوتی ہے۔ دیکھنے سے پہلے تو بدنیتی پیدا نہیں ہوسکتی۔ اگر دیکھنے سے پہلے بدنیتی پیدا نہیں ہوتی تو پھر اس کے کیا معنے ہوئے کہ تو کسی غیر محرم کو بدنظری سے نہ دیکھ اور اگر اسکے کوئی معنے نہیں تو پھر یہ حکم بے فائدہ ہوا۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ تم کسی غیر محرم عورت کی طرف مت دیکھو۔ نہ نیک نیتی سے نہ بُری نظر سے۔ تمہیں کیا پتہ کہ وہ تمہارے لئے کشش رکھتی ہے یا نہیں۔ اگر وہ تمہارے لئے کشش رکھتی ہے تو پھر ناجائز محبت پیدا ہوگی۔ اس لئے تم اس کا دروازہ ہی بند کردو تا کہ تمہارا دل ہر قسم کی آلودگی سے محفوظ رہے۔ اسیطرح اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ بدکاری نہ کر بلکہ وہ ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ غیر محرم عورت اور مرد ایک جگہ اکٹھے نہ ہوں دوسرے مذاہب کہتے ہیں اکٹھے بے شک ہوجاؤ مگر بدکاری نہ کرو۔ حالانکہ جب بدی کے سامان موجود ہوں اس وقت بدی سے بچنا بڑا مشکل ہوتا ہے اسی طرح دوسرے مذاہب نے کہا ہے کہ تم روپیہ کو ناجائز طور پر خرچ نہ کرو۔ لیکن جب روپیہ جمع ہوگیا تو وہ خرچ کیوں نہ ہوگا۔ اسلام کہتا ہے کہ تم روپیہ جمع ہی نہ کرو۔ جب روپیہ جمع ہی نہ ہوگا تو وہ ناجائز طور پر خرچ بھی نہیں ہوگا۔ اسلام نے بے شک عورت کو آرائش اور زینت کے لئے تھوڑا سا زیور رکھنے کی اجازت دی ہے مگر اس کا زیورات سے لدا پھندا رہنا اسلامی شریعت کی رُو سے ناجائز ہے۔ پھر کھانے پینے پر حدبندی لگا دی۔ فرمایا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (اعراف ع۲) کھانے پینے میں اسراف نہ کرو۔ غرض روپیہ خرچ کرنے کے جو ذرائع تھے ان سے روک دیا۔ مثلاً کھانے پینے میں اسراف سے روک دیا۔ زیادہ زیور بنانے سے روک دیا۔ خود عورت کو کہہ دیا کہ زیادہ آرائش نہ کرو۔ راگ رنگ اور ناچ گانے سے روک دیا۔ شراب سے منع کر دیا۔ غرض لذّت کے وہ تمام ذرائع جن سے اسراف پیدا ہوتا ہے اسلام نے ممنوع قرار دے دیئے۔ گویا اسلام صرف گناہ سے نہیں روکتا بلکہ گناہ کے دروازہ کو بھی بند کرتا ہے اور اس طرح فلسفۂ گناہ کو لطیف رنگ میں بیان کر دیتا ہے۔

اسی طرح عبادات ہیں۔ ان کا فلسفہ بھی اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ نماز کوئی چٹی نہیں بلکہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت ع۵) نماز اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ یہ انسانوں کو بدیوں سے روکتی ہے گویا اسلام یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ تُو نماز پڑھ مگر اس لئے نہیں کہ تیرا خدا چاہتا ہے کہ تُو دس پندرہ منٹ تک اوٹھک بیٹھک کرے بلکہ اس لئے کہ یہ تمہاری اصلاح کا موجب ہے اور یہ بدیوں کو مٹانے والی چیز ہے۔ یہ مضمون کہ نماز بدیوں سے کس طرح روکتی ہے چونکہ لمبا ہے میں اس جگہ بیان نہیں کرتا۔ یہاں صرف یہ بتاتا ہے کہ قرآن کریم صرف نماز کا حکم نہیں دیتا بلکہ اس حکم کی حکمت اور وجہ بھی بیان کرتا ہے۔

پھر روزہ کے متعلق فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ ۲۳ع) تم روزہ رکھو اس لئے کہ اس سے اتقاء پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تم میں اتقاء پیدا ہو جائے گا تو تم ہر قسم کی خرابیوں سے بچ جاؤ گے۔ روزہ کی حالت میں انسان کچھ وقت کے لئے بھوکا رہتا ہے اور اس کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ جب دو وقت کا کھانا مل جانے کے باوجود مجھے اتنی تکلیف ہوتی ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جسے کئی کئی وقت کے فاقے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس طرح غرباء پروری کا مادہ اس کے اندر پیدا ہوتا ہے جو قومی ترقی کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ غرض اسلام نے عبادات کا صرف حکم ہی نہیں دیا بلکہ ان کی حکمت بھی بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ تمام عبادات انسان کے فائدہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکومت منوانے کے لئے نہیں کیں۔ پھر قرآن کریم کی ایک اور تعلیم جو اپنے اندر بڑی بھاری حکمت رکھتی ہے یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام احکام میں اعتدال کو مدِّنظر رکھا ہے تاکہ انسانی نفس پر ایسا بوجھ نہ پڑے جو اس کے ملال کا موجب بن جائے۔ اس نے روٹی کھانے میں بھی اعتدال کا حکم دیا ہے۔ اس نے پانی پینے میں بھی اعتدال کا حکم دیا ہے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اگر تم نماز بھی پڑھو تو اس میں اعتدال سے کام لو۔ روزہ بھی رکھو تو اس میں بھی اعتدال سے کام لو۔ مال بھی خرچ کرو تو اس میں بھی اعتدال سے کام لو۔ چنانچہ جہاں اسلام نے مال جمع کرنے سے منع فرمایا وہاں ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تم ایسے بھی نہ بنو کہ بالکل خالی ہاتھ ہو جاؤ اور بعد میں تمہیں حسرت ہو کہ ہائے میں کنگال ہوگیا جہاں روزے کا حکم دیا وہاں ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ ہر روز روزہ رکھنا منع ہے۔ احادیث میں آتا ہے

اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذَالِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَذَالِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذَالِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ۔

(بخاری کتاب الصوم باب صوم الدھر)

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی نے بتایا کہ عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ مَیں ہر روز روزہ رکھوں گا اور ہر رات عبادت کے لئے جاگا کروں گا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا تو مَیں نے اس امر کی تصدیق کی آپ نے فرمایا تم میں یہ طاقت نہیں۔ کبھی روزہ رکھا کرو اور کبھی افطار کیا کرو اور کبھی سویا کرو کبھی عبادت کیا کرو اور مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا کافی ہے کیونکہ ایک نیکی کا دس گنے بدلہ ملتا ہے۔ اس طرح تیس دن کے روزے پورے ہو گئے اور گویا دائمی روزہ ہو گیا۔ مَیں نے کہا یا رسول اللہ مَیں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ایک دن روزہ رکھو دو دن چھوڑ دو۔ مَیں نے کہا مَیں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا اچھا پھر ایک دن روزہ رکھو ایک دن چھوڑ دو اور حضرت داؤدؑ اسی طرح روزے رکھا کرتے تھے۔ مَیں نے کہا مَیں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس سے زیادہ روزے رکھنا اچھا کام نہیں۔ حضرت عبد اللہؓ جب بوڑھے ہوئے تو کہا کرتے تھے کاش مَیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر عمل کرتا۔ اب مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا مجھ پر دوبھر گذرتا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا عید کے دن روزہ رکھنا انسان کو شیطان بنا دیتا ہے۔

(بخاری کتاب الصوم)

پھر نماز ہے آپ نے فرمایا جب سورج سر پر ہو یا سورج چڑھ رہا ہو یا سورج ڈوب رہا ہو اس وقت نماز نہ پڑھو (نسائی کتاب الصلوٰۃ و مسند احمد حنبل جلد ساوس ص۱۳، ص۱۲۵) دراصل اس میں حکمت یہ ہے کہ کوئی وقت ایسا بھی ہونا چاہیئے جس میں انسان کا دماغ فارغ ہو ورنہ وہ بے کار ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے گھر تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کی ایک بیوی نے جن کا نام زینبؓ تھا چھت کے ساتھ رسہ لٹکایا ہوا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ رسہ کیسا ہے؟ تو حضور کو بتایا گیا کہ حضرت زینبؓ جب نماز پڑھتی پڑھتی تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لے لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے فوراً اتار دو یہ کوئی نماز نہیں۔ جب نماز پڑھتے پڑھتے انسان تھک جائے تو اسے چاہیئے کہ آرام کرے۔ (بخاری کِتَابُ التَّهَجُّدِ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْعِبَادَةِ) اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے حج کی نذر مانی تھی اور اس کے ساتھ بعض اور شرطیں بھی لگائی تھیں۔ آپ نے دیکھا کہ اسے اس کے لڑکے سہارا دے کر چلا رہے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شخص نے حج کی نذر مانی ہوئی تھی اس کو ہم اٹھا کر لے جا رہے ہیں تا کہ اسکی نذر پوری ہو جائے۔ آپ نے فرمایا یہ لغو بات ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسی عبادتوں سے غنی ہے۔ (بخاری اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ)

اسی طرح آپ کے زمانہ میں غنیمت کے اموال آئے تو اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ ان اموال کا ایک حصہ غرباء کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ چونکہ سوال ہو سکتا تھا کہ امراء کو غنیمت میں سے کیوں برابر کا حصہ دیا جائے جبکہ وہ بھی جنگ میں حصہ لیتے ہیں؟ اس کے جواب میں فرمایا کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ (الحشر ۱۴) ہم نے غنیمت کا ایک حصہ غرباء کے لئے اس لئے مخصوص کر دیا ہے کہ امراء کے پاس تو پہلے ہی روپیہ ہے اگر غنیمت کے اموال میں بھی ان کا برابر حصہ رکھا جائے تو ان کے ہاتھوں میں روپیہ جمع ہوتا جائے گا۔ پس ہر مجاہد کو

[redacted]

اس کا حصہ دینے کے بعد ایک حصہ غرباء کے لئے الگ بھی مخصوص کر دیا گیا۔

پھر اسلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہے جیسے فرمایا وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (جاثیہ ۱۴) زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اس نے تمہارے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ نکتہ اسلام نے آج سے تیرہ سَو سال قبل بیان کر دیا تھا جبکہ دنیا موجودہ علوم سے بالکل ناآشنا تھی۔ مگر اب جو تحقیقاتیں ہو رہی ہیں وہ اسلام کے اس پیش کردہ اصل کی سچائی کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرتی چلی جا رہی ہیں اور ایسی ہزارہا چیزوں کے فوائد ثابت ہو رہے ہیں جن کو پہلے سخت نقصان دِہ سمجھا جاتا تھا یا جن کا کوئی خاص فائدہ معلوم نہیں تھا۔ مثلاً سانپ ایک زہریلی چیز ہے مگر اس زمانہ میں اس کے زہر سے بھی بڑے بڑے بھاری کام لئے جا رہے ہیں اور اسے سل کے لئے مفید بتایا جاتا ہے ...... پس کوئی چیز اپنی ذات میں بُری نہیں بلکہ حالات کے ماتحت وہ بُری ہو جاتی ہے اور حالات کے ماتحت اچھی ہو جاتی ہے اور قرآن کریم نے اس نکتہ کو سائنس کی دریافت سے بہت پہلے بیان فرما دیا تھا۔

پھر اخلاقِ فاضلہ کے متعلق فرمایا کہ یہ انسانی فطرت کے صحیح استعمال کا نام ہے۔ طاقتیں وہی ہوتی ہیں لیکن بُرے استعمال سے بدی بن جاتی ہے اور اچھے استعمال سے نیکی بن جاتی ہے۔ مثلاً ہاتھ میں اٹھانے کی طاقت رکھی گئی ہے۔ جب وہ بغیر اجازت دوسرے کی چیز اٹھائے گا تو وہ چوری کہلائے گی لیکن اپنی چیز اٹھانے کا نام محنت اور مزدوری ہے اور مزدور کو کوئی شخص بُرا نہیں کہتا۔ اگر طاقت نہ ہوتی تو ہم کام کیسے کرتے۔ مگر طاقت کا غیر محل استعمال اسے چور بنا دیتا ہے۔ غرض اسلام یہ بتاتا ہے کہ فطرت انسانی نیکی پر مبنی ہے صرف اس کا غلط استعمال خرابی پیدا کرتا ہے۔ جب طبعی قوتوں کو مطابقِ موقعہ، مطابق ضرورت اور بطریقہ مناسب استعمال کیا جائے تو وہ اخلاقِ فاضلہ کہلاتے ہیں یہ حکمت بھی سوائے اسلام کے اور کسی مذہب نے بیان نہیں کی۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۴۳۳ تا ۴۳۷)

قطعات

نگہ رکھ مُنہ نہ موڑ اے میرے پیارے
مرے دل کو نہ توڑ اے میرے پیارے
کہاں جاؤں کدھر جاؤں ترے بعد
مجھے تنہا نہ چھوڑ اے میرے پیارے

*

مجھے توفیقِ تسلیم رضا دے
مجھے اپنی محبت دے وفا دے
مصائب میں جو تیرا لُطف دیکھیں
مری آنکھوں کو تُو ایسی ضیا دے

سعید احمد اعجاز

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

ضروری قواعد و ضوابط

چند دنوں کے بعد میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے لئے بعض خاص امور اور داخلہ کے قواعد و ضوابط اختصار کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ہمارا سابقہ تجربہ ہے کہ احباب جو اپنے بچوں کے دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے تشریف لاتے ہیں اور قواعد و ضوابط سے عدم واقفیت کی بنا پر خواہ مخواہ سفر کی کوفت اور اخراجات سفر کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ اسلئے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں اور عزیزوں کو کالج میں داخل کروانے سے قبل پراسپکٹس اور قواعد داخلہ سے کما حقہٗ واقفیت حاصل کر لیں اور پھر اس کے مطابق داخلہ فارم کے ساتھ متعلقہ سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول پیش کریں اور دیگر قواعد کی پابندی فرمادیں۔ بعض ضروری قواعد کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

۱۔ گیارھویں جماعت یعنی فرسٹ ایئر میں داخلہ پہلے صرف پانچ دن کے لئے میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد شروع ہوگا۔ اس کے بعد ۹ ستمبر کو پھر پانچ یوم کے لئے جاری ہوگا۔

۲۔ ماسوائے فرسٹ ڈویژن سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن والے طلباء جو آرٹس کے مضامین لینا چاہیں گے داخلہ سے قبل ان کا ایک انگریزی اور عام واقفیت کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔

۳۔ نان میڈیکل اور میڈیکل گروپس داخلہ کے لئے تھرڈ ڈویژن والے طلباء درخواست نہ دیں البتہ سیکنڈ ڈویژن لینے والے طلباء مضامین سائنس اور انگریزی کا ایک ٹیسٹ دینا ہوگا۔

۴۔ انٹرویو کے وقت ہر امیدوار کو داخلہ فارم مکمل طور پر پُر کر کے اور پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹس کی ایک ایک نقل مصدقہ دو عدد پاسپورٹ فوٹو کا پیال شامل کر کے ساتھ لگانی ہوں گی اس کے علاوہ اصل سرٹیفکیٹس بھی بغرض ملاحظہ ساتھ لائے جائیں۔ ایک فوٹو فارم داخلہ پر گوند سے چسپاں کرنا ہوگا۔

۵۔ والد یا سرپرست کا بوقت انٹرویو امیدوار کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

۶۔ بیس سال سے زائد عمر کا کوئی طالب علم فرسٹ ایئر میں داخل نہ ہو سکے گا۔

۷۔ سرگودھا ریجن میں باہر کے انٹرمیڈیٹ بورڈز سے آنے والے طلباء کو اپنے اپنے متعلقہ بورڈز لاہور۔ کراچی۔ پشاور اور غیر ممالک سے مائگریشن سرٹیفکیٹس حاصل کر کے ساتھ لانے ہونگے۔ ان کے بغیر داخلہ نہیں ہو سکیگا

۸۔ بوقت داخلہ درج ذیل فیس و واجبات سالانہ از مئی تا ۱۳ اکتوبر ادا کرنی ہوگی

انٹر آرٹس	انٹر نان میڈیکل	انٹر میڈیکل	فیس ہوسٹل ۵/۸۰
۱۴۷/-	۱۸۷/-	۲۰۱/-	اگر ہوسٹل میں رہنا ہو تو

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

95

میرے چچا جان مرحوم

مکرم محمد جمیل صاحب پرویز ربوہ

میرے چچا جان (پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خادموں میں سے تھے جنہیں خدا کے خاص فضل سے اپنی ساری زندگی اسلام اور خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی سلسلہ کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے تھے اور کام کے دوران اپنے آرام کا قطعاً خیال نہ رکھتے تھے۔ جو کام بھی آپ کے سپرد کیا جاتا۔ اسے پوری ذمہ داری اور فرض شناسی سے سرانجام دیتے اور اس میں خاص فرحت محسوس کرتے۔ خرابی صحت کے پیش نظر میرے والد صاحب اکثر انہیں کہا کرتے کہ وہ آپ اپنے آپ پر کام کا اتنا بوجھ نہ ڈالیں جو آپ سے اٹھایا نہ جا سکے" لیکن آپ کو جماعتی کام اپنے وجود سے زیادہ عزیز تھے اس لئے آپ نے کبھی اس مشورہ پر عمل نہ کیا اور آخر دم تک دینی سرگرمیوں میں معروف رہے۔

آپ ۱۹۵۴ سے ٹی۔آئی۔ کالج میں ریاضی کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے تھے علاوہ ازیں چند ایک دوسرے کام بھی تھے جو کہ آپ کے سپرد تھے۔ آپ نے اپنے کالج کی شاندار خدمات سرانجام دیں اور اپنے تمام فرائض بڑی محنت، تندہی اور خوش اسلوبی سے ادا کئے۔

انگلستان اور ہنگری میں کچھ عرصہ تبلیغ اسلام اور احمدیت کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے یہ مقدس فریضہ بڑی خوش اسلوبی اور کامیابی سے سرانجام دیا۔ وہاں سے واپسی پر آپ کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بطور قائد کے کام کرنے کا موقع میسر آیا۔ آپ نے مختلف اوقات میں قائد مال، قائد تعلیم اور قائد وقف جدید کی حیثیت سے کام کیا۔ آپ اپنے محلہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ گذشتہ ۱۴ برس سے سیکرٹری مال کے فرائض آپ کے سپرد تھے "مسجد انوار" کی تعمیر میں آپ کی گرانقدر کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ چندے کی وصولی کا کام آپ کے ذمہ تھا جسے آپ نے باحسن رنگ میں انجام دیا۔ مسجد کی تعمیر اور تکمیل کے جملہ مراحل آپ کی محنت، اخلاص اور مستعدی ہی کا نتیجہ ہیں۔ "مسجد انوار" ہمیشہ اہل محلہ کو آپ کی یاد دلاتی رہے گی۔ آپ اس مسجد کے ساتھ ایک ٹیوب ویل لگانے کا بھی ارادہ رکھتے تھے لیکن افسوس کہ زندگی نے انہیں مہلت نہ دی اور آپ کی یہ آخری خواہش آپ کی زندگی میں پوری نہ ہو سکی۔

چچا جان مرحوم کو ہومیوپیتھک طریق علاج میں خاص مہارت حاصل تھی۔ ہر ایک سے اخلاق اور ہمدردی سے پیش آنا آپ کا خاصہ تھا۔ آپ کے دل میں خدمتِ خلق کا خاص جذبہ موجزن تھا اسی جذبہ خدمت خلق کی تسکین کے لئے آپ نے اپنے گھر میں بہت سی ادویات رکھی تھیں۔ جن سے آپ لوگوں کا مفت علاج کرتے جو بھی دوائی لینے کے لئے آتا اس سے بڑی خوش اخلاقی اور ہمدردی سے پیش آتے خدمت خلق کے مختلف کاموں کی وجہ سے آپ کو ہر طبقہ کے لوگوں میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

مرحوم بڑے عبادت گزار، دعاگو، دیانتدار اور تقویٰ شعار تھے۔ ساری عمر پنج گانہ نماز کی التزام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے رہے۔ جونہی اذان کی آواز کان میں پڑتی، فوراً سب کام چھوڑ کر نماز کی تیاری میں لگ جاتے۔ نماز کو تمام شرائط کے مطابق سنوار کر ادا کرتے۔ جب بھی صحت اجازت دیتی۔ نماز مسجد میں جا کر ادا کی۔ دوسروں کو بھی نماز باجماعت کے لئے مسجد بھیجتے، بڑوں کا ادب و احترام کرنے اور دوسرے آداب مجلس وغیرہ سے آگاہ کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی۔

آپ کو قرآن پاک اور دینی کتب کے مطالعہ کا از حد شوق تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر خرید تے اور پڑھتے۔ "الفضل" کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ آپ کی روحانی غذا تھی۔ جب بھی وقت ملتا کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیر مطالعہ ضرور ہوتی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر بزرگان سلسلہ سے بیحد محبت اور عقیدت تھی۔ ہمیشہ ہر معاملہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ دینی مجالس۔ جمعہ۔ درس۔ جلسہ جات وغیرہ میں باقاعدہ شریک ہوتے تھے۔

زندگی بہت سادہ تھی۔ تکلف اور تصنع کسی بات میں نہ تھا۔ اخلاص اور ایثار ہر بات پر غالب تھا۔ تکلفات سے نفرت تھی وہ عجز و انکسار کا مجسم نمونہ تھے۔ مہمانوں کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے اور ان کی خاطر تواضع میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ غریبوں اور ناداروں کی مدد کرنا اور ہر کسی کے کام آنا آپ کا شیوہ تھا۔ آپ موصی تھے سلسلہ کی ہر مالی تحریک پر لبیک کہا۔ چندے دینے میں پیش پیش رہے ہر وقت قربانی کے لئے آمادہ رہتے۔ دوسروں کو بھی ادائیگی چندہ کی تلقین کرتے۔ رشتہ داروں سے ہمیشہ حسن سلوک کیا ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے ہر جگہ اپنی محبت اور اخلاص کا گہرا اثر چھوڑا گفتار اور کردار کے لحاظ سے اعلیٰ نمونہ کے حامل تھے۔ غرضیکہ نہایت خوبیوں اور اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔

چچا جان مرحوم کی ناگہانی وفات سے آپ کے دوست، احباب، عزیز و اقارب اور سب سے بڑھ کر آپ کے اہل و عیال کو غیر معمولی صدمہ پہنچا ہے۔ آپ کے دو لڑکوں کو کم سنی میں ہی اپنے شفیق باپ سے محروم ہونا پڑا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا آپ کے سوگوار خاندان کو یہ صدمہ عظیم برداشت کرنے کی توفیق اور ہمت عطا کرے۔ چچا مرحوم کی روح پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔ آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے آپ کی اولاد کو آپ کی تمام خوبیوں کا وارث بنائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

وقفِ جدید میں یکصد روپیہ اور اس سے زائد وعدہ کرنیوالے احباب

جزاھم اللہ خیراً

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر واجب ہے کہ اس نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسی کے طفیل ایسے لوگ پیدا کئے ہیں۔ جو عملی رنگ میں دین کو دنیا پہ مقدم کرنے کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جان اور مال کو ہمیشہ اپنی برکتوں اور فضلوں کے ماتحت رکھے اور انہیں اپنی خوشنودی اور رضا کے جواہر سے مالا مال کرے۔

ذیل میں ایسے دوستوں کی فہرست دی جا رہی ہے۔ جنہوں نے وقفِ جدید میں ایک سو یا اس سے زائد رقوم کے وعدے کئے ہیں۔ یہ فہرست صرف اُن وعدوں پر مشتمل ہے۔ جو موجودہ مالی سال ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء کے لئے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ان رقوم کو موجودہ سال کے اختتام سے پہلے ادا فرما دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

نمبر شمار	نام	وعدہ جات
۱	مکرم حکیم محمود احمد صاحب آرٹسٹ ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۲	چوہدری بشیر احمد صاحب واٹن ملتان	۱۰۲ — ۰۰
۳	چوہدری منور احمد صاحب ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۴	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملتان	۲۰۸ — ۰۰
۵	چوہدری عنایت اللہ صاحب بھٹی ملتان	۱۱۷ — ۰۰
۶	ڈاکٹر عمرالدین صاحب ملتان	۲۱۹ — ۰۰
۷	قاضی افتخار احمد صاحب ملتان	۱۰۴ — ۰۰
۸	چوہدری عبداللطیف صاحب بوائلنیر ملتان	۱۵۶ — ۵۰
۹	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۱۰	اعجاز احمد صاحب طارق ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۱۱	سیٹھ رشید الدین صاحب ملتان	۱۰۴ — ۰۰
۱۲	شیخ احسان الٰہی صاحب ملتان	۱۰۳ — ۰۰
۱۳	شیخ جلیل احمد صاحب ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۱۴	شیخ رشید احمد صاحب ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۱۵	شیخ بشیر احمد و منور احمد صاحبان ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۱۶	چوہدری محمد شفیع صاحب A.T.O	۱۰۰ — ۰۰
۱۷	چوہدری محمد شفیع صاحب زمیندار ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۱۸	سید نذر الحق صاحب ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۱۹	خان سجاد احمد خان صاحب ملتان	۱۸۰ — ۰۰
۲۰	ملک بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان	۱۱۰ — ۰۰
۲۱	چوہدری بشیر احمد صاحب انجینئر ہیرال خانہ ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۲۲	سیٹھ عبدالواحد صاحب ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۲۳	مکرم منظور احمد صاحب ریاض ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۲۴	شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۲۵	شیخ محمد سلیم صاحب دنیا پور ملتان	۱۰۰ — ۰۰
۲۶	حکیم ضیاء الحسن صاحب خانیوال	۱۰۰ — ۰۰
۲۷	حاجی احمد بخش صاحب صرافت بہاولپور	۱۰۲ — ۰۰
۲۸	شیخ مصطفیٰ اکمل صاحب بہاولپور	۱۲۱ — ۰۰
۲۹	چوہدری نذیر احمد صاحب ایس ڈی او ۱۰/۴۷	۱۰۱ — ۰۰
۳۰	رانا محمد خان صاحب بہاول نگر	۱۱۷ — ۰۰
۳۱	چوہدری محمد اکرم خان صاحب حیدر آباد	۱۱۰ — ۰۰
۳۲	چوہدری محمد احمد صاحب انجینئر حیدر آباد	۱۲۰ — ۰۰
۳۳	چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں حیدر آباد	۱۲۰ — ۰۰
۳۴	ڈاکٹر خان عبدالسلام خان صاحب حیدر آباد	۱۰۰ — ۰۰
۳۵	کرنل سید بشیر احمد صاحب حیدر آباد	۱۲۰ — ۰۰
۳۶	چوہدری نعمت اللہ صاحب 〃	۱۱۰ — ۰۰
۳۷	چوہدری عبدالغفور صاحب 〃	۱۲۰ — ۰۰
۳۸	ملک مبشر احمد صاحب انجینئر 〃	۱۴۰ — ۰۰
۳۹	چوہدری محمد سعید صاحب 〃	۱۰۰ — ۰۰
۴۰	شیخ آفتاب احمد صاحب 〃	۱۰۰ — ۰۰

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء (مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع تاریخوں کی اطلاع دیں۔
۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔
۳۔ خدام کو اجتماع پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے ابھی سے تیاری کرانا شروع کرا دیں۔

مختلف امور سے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکار مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

از دفتر چوہدری مطیع اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نارووال

محمد صادق ولد اللہ دتا قوم گھمار ساکن کالونی جعفر آباد تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ (مدعی)

بنام مسمات شریفاں دختر شیر محمد زوجہ محمد صادق قوم گھمار ساکن حیدر آباد ٹاؤن سرگودھا حال ہاورچی ایڈیشنل کمشنر ڈویژن سرگودھا۔
شیر محمد ولد نامعلوم۔ شاہ محمد ولد شیر محمد۔ حفیظاں بی بی زوجہ ابراہیم۔ نوراں زوجہ شیر محمد اقوام گھمار ساکن چکیاں حیدر آباد ٹاؤن سرگودھا۔

(مدعا علیہم)

دعوےٰ اعادہ حقوق زناشوئی

نوٹس حسب منشا دفعہ ۸ ضمن (2) فیملی کورٹ ایکٹ

مدعا علیہم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مدعی نے اُن کے خلاف دعوےٰ اعادہ حقوق زناشوئی مورخہ 68-6-25 بعدالت چوہدری فیض اسلم صاحب جج فیملی کورٹ نارووال کر دیا ہے جس کی جواب دہی اندر پندرہ یوم داخل کرے۔ ورنہ کارروائی حسب قانون یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ مقدمہ بالا میں آئندہ تاریخ پیشی 68-9-23 مقرر ہے۔ ۲۶/۷/۶۸

دستخط حاکم

(چوہدری مطیع اللہ صاحب ایڈووکیٹ نارووال)

ناظمِ اطفال کی ذمہ داری

ناظمِ اطفال کی یہ نہایت اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ مقررہ فارم پر مرکز میں بھجوائے۔ ناظمین اطفال اور قائدین مجالس جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے ماہ احسان (جون) کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو فوری طور پر اب بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مشرقی پاکستان کے چھ بڑے دریاؤں میں دوبارہ سیلاب

ڈھاکہ ۲۶ر جولائی۔ مشرقی پاکستان کے دریائے برہم پترا، ٹیسٹا، دہرالہ، ایپرناچھابا اور پدما میں پانی کی سطح مسلسل بڑھنے سے رنگ پور، دیناج پور، اور فرید پور کے اضلاع میں سیلاب کی صورت حال مزید خراب ہو گئی ہے سلہٹ اور میمن سنگھ کے علاقوں میں بھی سیلاب کی صورت حال بہتر نہیں ہوئی تاہم صوبہ کے دوسرے اضلاع میں سیلاب کا پانی اترنا شروع ہو گیا ہے

رنگپور کے شمالی علاقوں کے دس لاکھ افراد ابھی تک سیلاب میں گھرے ہوئے ہیں۔ پورے ضلع میں اس سے زبردست تباہی مچی ہوئی ہے اس ضلع میں سیلاب کی صورت حال دوسرے علاقوں سے زیادہ خراب ہے اس ضلع کے تمام علاقے دریائے ٹیسٹا دہرالہ اور برہم پترا کے سیلاب کے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان دریاؤں میں پانی خطرے کے نشان سے سوا دو فٹ اونچا ہو چکا ہے۔ ان علاقوں میں ہزاروں ایکڑ زمین پر کھڑی فصلیں مسلسل بارش اور سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ تقریباً دو لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔ دریائے پورنا بھابا میں پانی کی سطح مسلسل بڑھنے سے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ پانی کی سطح اس وقت خطرے کے نشان سے اوپر پہنچ چکی ہے۔ رام نگر اور بال ڈنگا کے قریب دریا کا بند ٹوٹ چکا ہے۔ اور پانی بڑی تیزی کے ساتھ چھ اضلاع کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔

الجزائر اسرائیل کا طیارہ واپس نہیں کریگا

بیروت ۲۶ر جولائی۔ فلسطین کے قومی محاذ آزادی کے ایک ترجمان نے کل یہاں اعلان کیا کہ اسرائیل کا مسافر بردار بوئنگ طیارہ اور اس کے سوار ۲۲ اسرائیلیوں کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ ترجمان نے کہا ہے کہ فلسطینی مجاہدوں نے طیارہ پر قبضہ کرنے کا منصوبہ کافی عرصہ پہلے بنایا تھا اور اس میں کوئی دوسرا عرب ملک شامل نہیں ہے ادھر الجزائر نے ابھی تک سرکاری طور پر طیارہ اس کے سوار مسافروں کے بارے میں کوئی اعلان نہیں کیا البتہ سرکاری اخبار المجاہد نے بتایا ہے کہ طیارہ کسی صورت میں بھی واپس نہیں کیا جائے گا۔ اخبار نے کل ایک اداریے میں لکھا کہ الجزائر ابھی تک اسرائیل سے حالت جنگ میں ہے اور اس نے اقوام متحدہ کی جنگ بندی کی قرارداد منظور نہیں کی ہے اس لئے طیارے کے عملہ کے دس افراد اور بارہ دوسرے اسرائیلیوں کو واپس کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

صدر کی صحت نہایت اطمینان بخش ہے

لندن ۲۶ر جولائی لندن کے ہسپتال میں پاکستان کے صدر ایوب کا طبی معائنہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور صدر ایوب ہسپتال میں صرف ایک رات گزارنے کے بعد اپنے ہوٹل میں واپس آ گئے ہیں۔ صدر ایوب کے ذاتی معالج کرنل محی الدین نے بتایا ہے کہ صدر ایوب کے طبی معائنہ کے نتائج نہایت اطمینان بخش ہیں۔ برطانیہ میں قیام کے دوران انہیں مزید مشورہ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یاد رہے کہ صدر ایوب نے منگل کو اسی ہسپتال میں اپنا طبی معائنہ کرایا تھا اور اس کے بعد اپنے ہوٹل میں واپس آ گئے تھے۔ گزشتہ روز وہ ہسپتال میں داخل ہوئے تھے اس وقت اعلان میں کہا گیا تھا کہ صدر ایوب جمعہ تک ہسپتال میں رہیں گے مگر صحت نہایت اطمینان بخش ہونے کی بنا پر ڈاکٹروں کے مزید طبی معائنہ کے بعد کل ہسپتال سے فارغ کر دیا۔ ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد صدر ایوب اپنے ہوٹل میں آ گئے۔

عراق کی انقلابی حکومت اور امریکہ

دمشق ۲۶ر جولائی۔ عراق کی نئی حکومت کے وزیر اعظم لفٹننٹ جنرل عبدالرزاق النائف نے کہا ہے کہ امریکہ اور عراق کے سفارتی تعلقات کی بحالی کے بارے میں کچھ کہنا ابھی قبل از وقت ہے عراق اس وقت تک تعلقات کی بحالی کے بارے میں غور نہیں کر سکتا جب تک امریکہ مشرقی وسطیٰ کے بارے میں اپنی موجودہ پالیسی تبدیل نہیں کرتا اور اسرائیل کی حمایت سے دستکش نہیں ہوتا وہ کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ عراق نے ۱۹۶۷ء میں اسرائیل عرب جنگ کے دوران امریکہ کی جانب سے اسرائیل کی حمایت کرنے کے خلاف احتجاج کے طور پر اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے۔

امانت تحریک جدید ۹۶

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گا۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے"

(افسر امانت تحریک جدید)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۹ر احسان ۱۳۴۷ہش کو خاکسار نے مکرم صوفی طیب علی صاحب خادم معلم وقف جدید حلقہ ننگر پارکر ضلع تھرپارکر ساکن چک $\frac{R}{6}$-$\frac{19}{R}$ ضلع بہاول نگر کے نکاح کا اعلان کیا۔ ان کا نکاح مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ دختر مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ملتی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{56}{4-R}$ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار پچھتر روپیہ قرار پایا ہے۔ دوسرے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

(خاکسار نذیر احمد خادم از چک $\frac{184}{7-R}$ ڈاکخانہ بھکی والا ضلع بہاول نگر)

اعلان نکاح

میری بیٹی شگفتہ صادقہ بی اے کا نکاح ہمراہ عزیز عبدالغنی ریلوے گارڈن لندن (برادر اصغر عبدالسلام اعوان ربوہ) بعوض -/۵۰۰۰ مہر مکرم مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے بتاریخ ۲۱ $\frac{7}{68}$ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں اعلان فرمایا۔ احباب کرام رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں

(خاکسار عبدالقیوم خان پٹیالوی۔ کمپونڈر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے ایک عزیز محمد شفیع نے ایم اے انگلش کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام سے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (حمید الدین زیدی دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میرا نواسہ عزیز منور احمد میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس ہو گیا ہے الحمد للہ۔ احباب سے عزیز کی آئندہ کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد عابد۔ صدر جماعت احمدیہ چک $\frac{27}{1}$ کا ہیلہ ضلع تھرپارکر)

بھارت میں کسانوں نے جاگیروں پر قبضہ کر لیا۔

پیکنگ ۲۶ر جولائی۔ بھارت کے صوبہ اتر پردیش میں صدیوں سے ظلم کی چکی میں پسنے والے مظلوم بھارتی کسان جاگ اٹھے ہیں۔ انہوں نے متحد ہو کر زمینداروں اور سرمایہ دار طبقہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا ہے جس سے صوبہ کے ایک وسیع علاقہ میں زمینداروں اور غیر آباد جھلسی کسانوں میں خانہ جنگی ہو گئی ہے اور کسانوں نے بڑا علاقہ اراضی پر قبضہ کر لیا ہے۔

دعوئ ایمان اور ابتلاء و آزمائش لازم و ملزوم ہیں

مومنوں کو آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں ضرور ڈالا جاتا ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی ابتدائی آیات اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے قاعدہ کلیّہ کے طور پر یہ امر بیان فرمایا ہے کہ دعوائے ایمان اور ابتلاء و آزمائش لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ مومنوں کو صرف ان کے دعوئ ایمان کی وجہ سے ہی کامل مومن سمجھ لیا جائے اور انہیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے۔ اس طرح نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لو جن لوگوں نے کسی زمانہ میں بھی سچا دین قبول کیا ان کے لئے فوراً ہی آرام اور سکھ کا راستہ نہیں کھولا گیا۔ بلکہ پہلے پہل تو یہی ہوا کہ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ بھی انہیں دینا پڑا۔ اگر کچے گھروں والے تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ ان کے محل بن جاتے وہ گھر بھی انہیں چھوڑنے پڑے۔ اگر قوم میں معزز تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ بادشاہ اور حکمران بن جاتے انہیں پہلی عزتیں بھی چھوڑنی پڑیں۔ اگر مالدار تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ ان کا مال دگنا۔ چوگنا۔ بیس گنا اور ہزار گنا ہو جاتا انہیں اپنا پہلا مال بھی ترک کرنا پڑا۔ اگر لوگوں سے تعلقات تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ ان کے تعلقات وسیع ہو جاتے وہ بھی کٹ گئے۔ غرض جو راحت آرام۔ عزت۔ دولت۔ طاقت اور رسوخ انہیں پہلے حاصل تھا۔ وہ بھی جاتا رہا۔ اور بجائے فوراً سکھ ملنے کے بظاہر انہیں دکھ ملا۔ یہاں تک کہ خدا کے لئے انہیں اپنے وطنوں کو بھی چھوڑنا پڑا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے رہنے والے تھے مگر انہیں لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے فلسطین جانا پڑا۔ حضرت نوح علیہ السلام آئے تو انہیں بھی اپنا مقام چھوڑنا پڑا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے تو انہیں بھی اپنے گھر بار سے جدا ہونا پڑا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے تو ان کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اس کے بعد ہمارے نزدیک تو وہ صلیبی موت سے بچ کر کشمیر کی طرف چلے گئے۔ اور غیر احمدیوں کے نزدیک آسمان پر چلے گئے۔ پھر ان کی جماعت پر مظالم ہوئے تو وہ جزیرہ سائپرس میں چلے گئے۔ پھر مظالم ہوئے تو وہ روما چلے گئے پھر بھاگے تو مصر میں آئے۔ مصر میں مظالم ہوئے تو پھر وہاں بھاگ گئے۔ پھر وہاں بھی مظالم ہوئے تو صقلیہ میں آ گئے۔ اس طرح متواتر تین سو سال تک اس جماعت کو اپنے مرکز بدلنے پڑے۔ اسی طرح بنی اسرائیل پر بخت نصر کے حملہ کے موقعہ پر اتنی عظیم الشان تباہی آئی کہ ان کے تمام مقدس مقامات گرا دیئے گئے۔ شہر مٹا دیئے گئے۔ اور ساری قوم کو پکڑ کر غلام بنا دیا گیا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ العنکبوت صفحہ ۲۶۸)

درخواستِ دُعا

عزیزم پیر فضل الرحمٰن آف سانگڑھ کی اہلیہ صاحبہ پانچ سال سے دماغی عارضہ سے علیل ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت پریشان ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (ماسٹر حسن محمد۔ دار الرحمت شرقی ربوہ)

ناظمین اضلاع انصار اللہ کا تقرر

ازسنہ ۱۳۴۷ ہش تا سنہ ۱۳۴۹ ہش

۱۹۶۸ء — ۱۹۷۰ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع کا انتخاب منظور [illegible] ہے متعلقہ مجالس اپنے اپنے ناظمین سے پوری طرح تعاون فرمادیں۔

جن اضلاع سے ابھی تک انتخاب ہو کر نہیں آیا ان کے امراء سے درخواست ہے کہ از راہ کرم جلد انتخاب کروا کر رپورٹ فرمادیں۔

نمبر شمار	نام ضلع	منظور شدہ ناظم
۱	گجرات	مکرم میجر ڈاکٹر ملک عبد الحق صاحب
۲	سرگودہا	مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۳	لاڑکانہ	مکرم مولوی محمد انور صاحب ابڑو
۴	ساہیوال	مکرم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب
۵	پشاور	مکرم چوہدری رکن الدین صاحب
۶	خیرپور	مکرم چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ
۷	گوجرانوالہ	مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب
۸	لائل پور	مکرم پیر عبد الرحمٰن صاحب
۹	تھرپارکر	مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد
۱۰	جہلم	مکرم مولوی عبد الکریم صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ احسان کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ وفا اب ختم ہونے کو ہے لیکن ابھی تک بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ماہ احسان کا چندہ بھی مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ جلد از جلد وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کریں۔ اور آئندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کر دیا کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین حضرات انصار اللہ سے گزارش

مہربانی فرما کر نئی مجالس انصار اللہ جو سال رواں میں قائم کی گئی ہیں۔ ناظمین کرام ان کی فہرست مع اسماء زعماء متعلقہ ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ اجتماع اور خدام کا فرض

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے لیکن مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع کی طرف بہت کم توجہ کی ہے تدریجی لحاظ سے اب تک کم از کم ۷۵۰۰/- روپیہ مرکز میں پہنچ جانے چاہئیے تھے جب کہ صرف ۵۴۰۰/- روپیہ مرکز میں پہنچے ہیں قائدین مجالس اور خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی طرف خصوصی اور فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ پمپ کس کا ہے؟

ایک سائیکل پمپ ریلوے سٹیشن ربوہ کے سامنے والی سڑک پر گرا پڑا ملا ہے جس صاحب کا ہو پتہ ذیل سے حاصل کر لیں۔

ملک جی رادرز ایجنٹ الفضل گولبازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔ (منیجر)